116

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

دینی تعلیم کی ضرورت وافادیت

28 مئی 2021ء 16 شوال 1442ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دینی تعلیم کی ضرورت وافادیت

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ علمائے کرام سے اللہ کی بھلائی کا ارادہ ❁ عالم اور جاہل برابر نہیں ❁ عالم ہی حقیقی متقی ہے
❁ علمائے کرام کے لیے رسول اللہ کی دعا ❁ علمائے کرام انبیائے کرام کے وارث
❁ عالم دین کے لیے دنیا وآخرت میں عزتیں ❁ علمائے کرام کی مجالس کو فرشتوں کا ڈھانپ لینا
❁ دنیا میں اسلام صرف علمائے کرام کی بدولت ❁ فوت ہونے کے بعد بھی ثواب
❁ علم فتنوں سے آگاہی اور اس سے تحفظ کا ذریعہ ❁ علم جنت کا راستہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر:28)﴾

برادران اسلام! سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَثْبُتَ الجَهْلُ

قیامت سے پہلے کچھ ایسے ایام آئیں گے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت چہار سو پھیل جائے گی۔
(صحیح البخاری:7063)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے جسے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا

اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش ونگار پرانے ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ وزکاۃ کیا چیز ہے؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی، اور لوگوں کے چند گروہ ان میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گے، کہیں گے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ ”لا إلہ إلا اللہ“ کہتے ہوئے پایا، تو ہم بھی اسے کہا کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ۔4049)

اگر ہم مسلمانوں کے حالات پر غور کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگی کہ اکثر لوگ دنیاوی امور کو تو بہت اچھے سے جانتے ہیں، یہ تو جانتے ہیں کہ نیٹ، کمپیوٹر، موبائل کا عمدہ سے عمدہ استعمال کیسے ہوگا؟ فیشن کی دنیا میں کیا چل رہا ہے؟ سامان خورد ونوش کی قیمتیں کیا ہیں؟ سیاست کیسی جا رہی ہے؟ عالمی حالات کیسے ہیں؟ مگر اللہ الصمد کے کیا معنی ہیں؟ سجدہ سہو کیسے کرنا ہے؟ طلاق ونکاح، خرید فروخت اور عبادات کے احکام ومسائل، ان باتوں سے لاعلم ہیں۔

یہ تو جاہل عوام کی حالت ہے، دوسری طرف بزعم خود علامہ، مفتی، عالم اور نہ جانے کتنے کتنے اپنے آپ کو القاب دینے والے لوگ بھی علم سے کوسوں دور لوگوں کی دینی راہنمائی کر رہے ہیں، لوگوں کی مرضی کے مطابق فتوے دے رہے ہیں اور معاشرے میں جہالت کو عام کر رہے ہیں۔

ایسے میں ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان لوگوں کے مقابلے میں کھڑے ہو کر لوگوں کی صحیح نبوی فکر کے مطابق راہنمائی کریں۔

عید الفطر کے بعد ملک بھر کے مدارس دینیہ میں نئے داخلے ہوتے ہیں اور ملک بھر سے ہزاروں فرزندان توحید اس مبارک راستے کے لیے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ اس مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں دینی تعلیم کی ضرورت وافادیت کے حوالے سے چند ایک باتیں ذکر کی جائیں گی۔ تاکہ ہمارے دلوں میں دینی تعلیم کی قدر ومنزلت بیٹھ سکے اور ہم اپنی زندگی اللہ کے دین کے لیے وقف کر دیں۔

دینی تعلیم کی اہمیت وفضیلت

① علم: معرفت الٰہی کا سبب:

دینی تعلیم کی افادیت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ اس علم کے ذریعے باری تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ ہم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم حاصل کر ہی نہیں سکتے جب تک ہم دینی تعلیم حاصل نہ

کرلیں۔حقیقت یہ ہے کہ دینی تعلیم ہی انسان کو رب کا تعارف کرواکر رب تعالیٰ کے قریب کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (محمد:19)

جان لو! اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

② عبادت سے قبل علم:

انسانوں اور جنوں کی زندگی کا مقصد اگرچہ اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے، مگر یہ اللہ کی بندگی بھی اللہ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق ہی کرنی چاہیے، جیسا کہ قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (البقرة:239)

اور اللہ کو یاد کرو جیسے اس نے تمہیں وہ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔

گویا عبادت کا طریقہ بھی وہی ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا اور اس چیز کا پتا علم حاصل کرنے سے چلے گا۔علم کے بغیر کی ہوئی عبادت اللہ کے ہاں کبھی بھی قبول نہیں ہوتی۔امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے:

بَابٌ: العِلْمُ قَبْلَ القَوْلِ وَالعَمَلِ

اور دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کا قول ذکر فرمایا:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

امام بخاری اس سے مسئلہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جب عقیدہ جیسا اہم ترین مسئلہ علم کا متقاضی ہے تو دیگر عبادات بالاولیٰ علم کی متقاضی ہوں گی۔

بھائیو یاد رکھ لیجئے! علم کے بغیر ہم ساری زندگی بھی نیک عمل کرتے رہیں اللہ ایسے اعمال کو قبول نہیں فرمائے گا۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی متنبہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (الملك:10)

اور وہ کہیں گے کہ کاش! ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔

③ اہل علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بھلائی کا خصوصی ارادہ:

دنیا میں ہر طرح کے لوگ رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے سب کو کسی نہ کسی اعتبار سے نوازا ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی حقیقی نوازش اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی بھلائی اس شخص کے لیے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے راستے پر گامزن

کر دیا۔ چنانچہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے''۔

صحیح البخاری:71

اللہ تعالیٰ کی بھلائی سے مراد قرآن وحدیث کا فہم، دین کے احکام ومسائل کا علم اور حلال وحرام کی تمیز ہے۔

④ اہل علم اور بے علم لوگ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے:

عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دین کا فہم عطا کیا ہو، جو حلال وحرام کو جانتا ہو، جو اچھے اور بُرے میں فرق پہچانتا ہو، اس کے برعکس وہ شخص جو ان تمام باتوں سے عاری ہو اور دین سے متعلقہ راہنمائی لینے کے لیے بھی عالم دین کا محتاج ہو؛ یہ دونوں لوگ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر:9)

''کہہ دیجئے! کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟''۔

یہ استفہام انکاری ہے جو نفی کا معنی دیتا ہے۔ اس آیت میں لوگوں کو علم کی اہمیت کا احساس دلایا جا رہا ہے کہ علم والے اور بے علم لوگ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

⑤ علماء ہی رب تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں:

اس دنیائے کائنات میں ہر طرح کے لوگ بستے ہیں، کتنے ہی لوگ اپنے آپ کو نیک مانتے ہیں، کتنے ہی لوگ اپنے آپ کو پکے مسلمان سمجھتے ہیں، کتنے ہی لوگ اپنے آپ کو حقیقی مومن سمجھتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے آپ کو متقی اور پرہیزگار سمجھتے ہیں مگر رب کائنات نے علمائے کرام کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ اللہ رب العالمین سے ڈرنے والی ہستی اہل علم کی ہستیاں ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر:28)

''یقینا اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں، بے شک اللہ سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے''۔

ظاہر ہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں علم کی دولت سے مالا مال کیا ہے تو یہ علم انسان کے دل میں اللہ کا خوف

اور تقویٰ پیدا فرماتا ہے۔

٦ اہل علم کے لئے نبی مکرم ﷺ کی دعا:

علمائے کرام کی شان اور رفعت کے کیا کہنے! ان کے لیے تو نبیوں کے امام نے بھی دعا فرمائی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَه

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو میری بات سن کر اسے ہمیشہ کے لئے یاد رکھے یہاں تک کہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے''۔

سنن الترمذی:2656،قال الالبانی:صحیح

٧ علماء ہی انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں:

ہمارے ہاں کسی بڑے گدی نشین کا جانشین بننا بہت فخر کی بات ہوتی ہے مگر بھائیو! سب سے بڑی فخر کی بات انبیائے کرام علیہم السلام کا وارث بننا ہے۔علمائے کرام اس زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

''علماء انبیائے کرام کے وارث ہیں،نبیوں نے وراثت میں درھم و دینار نہیں چھوڑے، انہوں نے تو علم کا ترکہ چھوڑا ہے،جس نے اسے حاصل کیا،اس نے (نبیوں کی وراثت میں سے) وافر حصہ پالیا''۔

سنن ابی داود:3641،قال الالبانی:صحیح

انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے بعد درھم و دینار کا ترکہ نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے علم کا ترکہ چھوڑا ہے، گویا جس نے علم حاصل کیا،اس نے انبیائے کرام علیہم السلام کی وراثت سے وافر حصہ پالیا۔

٨ علماء کی گواہی فرشتوں کی گواہی کے ساتھ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے الوہیت کو ثابت کرنے کے لیے سب سے پہلے اپنی گواہی، پھر اپنے معزز فرشتوں کی گواہی اور پھر علمائے کرام کی گواہی کو ڈال کر علمائے کرام کی فضیلت کو واضح فرمایا ہے۔قرآن مجید میں رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (آل عمران:18)

''اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بے شک اللہ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے''۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے مال والوں کا تذکرہ نہیں فرمایا، بلکہ علم والوں کا ذکر فرمایا ہے کہ اہل علم بھی انصاف کے ساتھ اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیں گے۔

بھائیو! علماء کے شرف وکمال کے لئے یہی کافی ہے کہ ان کا اشمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جو فرشتوں کی رفاقت میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی کی گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

⑨ علماء کے لیے دنیا وآخرت کی عزتیں:

یہ بھی علمائے کرام کے لیے رب تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس دھرتی پر اگر سب سے زیادہ کوئی معزز ہستی ہے تو وہ نبیوں کے وارث علمائے کرام ہیں۔ کوئی کسی عالم دین کی تحقیر کر کے شان میں تنقیص نہیں کر سکتا، کیونکہ جسے رب العالمین نے عزت دی ہو، دنیا کی کوئی طاقت اس کی عزت میں کمی نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (المجادلة:11)

''اللہ تم میں سے اہل ایمان کو اور ان لوگوں کو جن کو علم سے نوازا گیا، درجات میں بلند فرماتا ہے''۔

آخرت میں اللہ تعالیٰ اہل علم کو ان کے اعمال کے حساب سے درجات میں بلند کرے گا اور دنیا اور اہل دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عزت ومقام میں بڑھا دے گا۔

⑩ اہل علم کی مجالس کو رحمت اور فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں:

علمائے کرام جس مجلس میں بیٹھ جائیں، اس مجلس پر رب تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہونا شروع ہوجاتی ہیں، سکینت اترتی ہے، فرشتے ایسے مجالس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ ایسی مجالس کا تذکرہ اپنے معزز فرشتوں میں فرماتا ہے۔ جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا

نَزَلَتْ عَلَيْهِمِ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

''نہیں جمع ہوتی کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھیں اور اس کے آپس میں معانی بیان کریں مگر ان کے اوپر تسکین اترتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپتی ہے اور ان کو فرشتے گھیرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے نزدیک ہیں اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے کیا تو اس کے ساتھ اس کا نسب جلدی نہیں کرے گا''۔

صحیح مسلم:2699

جس مجلس میں قرآن وحدیث کی باتیں ہورہی ہوں، تعلیم وتعلّم کا سلسلہ جاری ہو تو اللہ تعالیٰ کو یہ مجلس اتنی پسند آتی ہے کہ اللہ اپنے مقرب فرشتوں کو ڈیوٹی سونپ دیتا ہے کہ جاؤ فلاں جگہ میرے بندے میرا ذکر کررہے ہیں، ان کو ڈھانپ لیا جائے، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فرشتے علماء اور طلبہ کی مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔

⑪ علماء کی بات ماننے کا حکم ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنی، اپنے رسول کی اور پھر اہل علم کی بات ماننے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النسا:53)

''اے وہ جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور ان لوگوں کا بھی جو تم میں حکم دینے والے ہیں''۔

اس آیت کریمہ میں بعض کے نزدیک ''اولی الامر'' سے مراد امراء اور حکمران ہیں اور بعض کے نزدیک فقہاء اور علماء ہیں۔

گویا ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے کہ میری اطاعت بھی کرنی ہے، میرے رسول کی بھی کرنی ہے اور علم والے لوگوں کی بھی اطاعت کرنی ہے۔ اس بات سے علم کی اہمیت کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حکم ہے کہ اہل علم کی بات مانی جائے۔

⑫ عالم دین کی دعوت سے اگر کوئی راہِ راست پر آجائے تو!!!

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

''اللہ کی قسم! تیرے ذریعے سے کسی ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کا ہدایت دینا، تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے''۔!

صحیح البخاری:3701

واہ! عالم دین کی قسمت کے کیا کہنے! اگر عالم دین کی دعوت سے ایک بندہ راہ ہدایت پر آجائے تو یہ اس کے لیے سرخ (انتہائی قیمتی) اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کرنے سے بہتر ہے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ عالم دین جو ساری ساری زندگی اس مشن کے لیے وقف کر دیتے ہیں، جو اپنی جوانیاں اس مبارک راستے میں لگا دیتے ہیں اور اپنی ساری زندگی کی دعوت میں سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگوں کے دلوں کی بنجر زمین کو نور ایمان سے منور کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

⑬ علماء درجات میں مجاہد فی سبیل اللہ جیسے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ، أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ

''جو شخص میری مسجد میں آئے، اور اس کا ارادہ صرف کوئی اچھی بات سیکھنا یا سکھانا ہو (کوئی دنیوی غرض نہ ہو) تو اس کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سا ہے''۔

سنن ابن ماجه:227، قال الالباني:صحيح

⑭ اہل علم پر اللہ تعالیٰ نے حسد (رشک) کرنے کی اجازت دی ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

''رشک کے قابل صرف دو آدمی ہیں۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا، پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ آدمی، جس کو اللہ نے دانائی سے نوازا، پس وہ اس کے ساتھ (لوگوں کے معاملات کے درمیان) فیصلے کرتا اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے''۔

صحیح البخاری:73

ویسے دین اسلام میں رشک (حسد) کی اجازت نہیں ہے مگر اہل علم کی ایسی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس

پر رشک کرنے کی اجازت دی ہے۔

⑮ جب تک علماء حیات ہیں تو اسلام ہے:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

"اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں سے علم کو نہیں کھینچے گا، لیکن علماء کی موت سے علم قبض فرمائے گا، یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو سردار بنالیں گے، پس وہ مسئلہ پوچھے جائیں گے تو بے علمی سے فتویٰ دیں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

صحیح البخاری:100

گویا جب تک علماء اس دنیائے کائنات میں موجود ہیں تو اہل دنیا میں اسلام رہے گا اور جب علمائے کرام فوت کر لیے جائیں گے تو لوگ بے وقوفوں کو اپنے مفتی بنالیں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ پوری دنیا میں فساد برپا ہو جائے گا۔

⑯ علم؛ فتنوں سے آگاہی اور تحفظ کا سبب:

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے اندر ہی بتادیا تھا کہ قرب قیامت فتنے برپا ہوں گے جو لوگوں کو راہ راست سے ہٹائیں گے اور کتنے ہی لوگ ان فتنوں کا شکار ہوں جائیں گے۔ اور ساتھ ہی ان فتنوں سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی آپ نے بیان فرمائے۔

جب نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہوں تو ان سے تحفظ کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ ان فتنوں کے بارے میں ہمارے پاس علم موجود ہو، علم کی موجودگی میں نہ صرف ہم ان فتنوں کو پہچان سکتے ہیں بلکہ ان کا اچھے طریقے کے ساتھ رد بھی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صاحب سرِّ رسول سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي

دیگر صحابہ کرام نبی ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے مگر میں ہمیشہ جب بھی سوال کرتا تو شر کے بارے میں ہی سوال کرتا،اس سوال کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے شر (فتنے) کا علم نہ ہو اور وہ فتنہ مجھے اپنی گرفت میں لے لے۔

صحیح البخاری:7084

⑰ علماء کو مرنے کے بعد بھی ثواب ملتا رہتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

’’جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے،مگر تین چیزوں کا اجرا سے ملتا رہتا ہے،ایک صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے‘‘۔

صحیح مسلم:1631

عالم کو دنیا میں رہتے ہوئے تو ثواب ملے گا ہی ،مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

’’علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے‘‘ کا مطلب یہ ہے: دوسروں کو علم سکھانا، یا تالیف وتصنیف کے ذریعے علم پھیلانا۔ جب تک اس کا سلسلۂ تلمذ قائم اور کتابیں محفوظ رہیں گی اور لوگ ان سے برابر فائدہ اٹھاتے رہیں گے تو ان کا اجر وثواب بھی مصنفِ کتاب یا استاذ کو ملتا رہے گا۔

⑱ حصولِ علم جنت کا راستہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

’’جو شخص علم (دین) کی تلاش کے لئے کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے‘‘۔

صحیح مسلم:2699

جہاں جنت میں جانے کے اور بہت سے راستے ہیں،علم بھی ان میں پیش پیش ہے۔ جو شخص علم کے راستے پہ چل نکلے پھر اسے حلال وحرام، جائز وناجائز اور بہت سے احکام کا پتہ چل جاتا ہے اور جب ان پر عمل

پیرا ہو گا تو جنت ہی ایسے شخص کا مسکن ہے۔

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440
03086222416